نام : وجیہہ صدف

ٹیسٹ نمبر 01 / اسلامیات

سوال نمبر 1 : زکوٰۃ وصول کرنے کے حقدار کون ہیں؟ اسلامی معاشرے میں اس کی تقسیم سے غربت کیسے دور ہو سکتی ہے؟

تعارف :

زکوٰۃ ارکانِ اسلام کا ایک رکن ہے۔ زکوٰۃ کی دینِ اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ زکوٰۃ کا لغوی معنی ہے "پاک کرنا" اور "~~بڑھانا~~ اضافہ کرنا"۔ زکوٰۃ کے اصطلاحی معنی ہیں کہ جب متعین کردہ حد کی مالیت کو ایک سال گزر چکا ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر نماز قائم کرو گے اور زکوٰۃ دو گے"

(سورۃ المائدہ : 12)

زکوٰۃ سے مال میں برکت آتی ہے اور مال و دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے۔ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت کی گردش ہوتی ہے اور یہ صرف چند یا بعض تک محدود نہیں رہتی ہے۔ بالکل اسی طرح سے زکوٰۃ کی وجہ سے معاشرے میں سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشرتی برائیاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

مصارفِ زکوٰۃ :

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آٹھ مصارفِ زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ میں غریب، مساکین، عاملین، ایسے لوگ جن کا دل اسلام کی طرف راغب کرنا ہو، ~~قرض کے بوجھ~~ قرض دار، غلام، مسافر اور اللہ کی راہ میں خرچ کی جانے والی رقم۔

إنما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمؤلفة قلوبهم وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله وابن السبيل فريضة من الله والله عليم حكيم

(سورۃ التوبہ: 60)

ترجمہ:

"بے شک صدقات (زکوٰۃ) فقیروں، مساکین، زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کیے گئے کارکنوں، ایسے لوگ جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو، اسی طرح گردنوں کو آزاد کرانے میں، قرض داروں کو، اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر۔ یہ سب اللہ کی طرف سے فرض اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔"

1: للفقراء والمساکین:

زکوٰۃ کے حقدار لوگوں میں فقیروں اور مساکین کا ذکر پہلے آتا ہے۔ مساکین وہ لوگ ہیں جو زندگی کی دوڑ میں حصہ لینے سے قاصر ہو اور ان کا ذریعہ معاش نہ ہو۔ اسی طرح سے فقیر بھی محتاج لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ ایسے لوگ جو اپنی ضروریات کے لیے کسی کے سامنے سوال نہیں کرتے ہیں۔

2: العاملین:

العاملین ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کے سپرد زکوٰۃ کی وصولی کا کام سپرد کیا گیا ہو۔

3: والمؤلفۃ القلوب:

زکوٰۃ کے حقدار لوگوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جن کا دل اسلام کی طرف راغب کرنا ہو

ایسے لوگ مسلمان بھی ہو سکتے ہیں اور غیر مسلم بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسا اقدام لوگ غیر مسلم ریاستوں کے ساتھ مل کر ملکی ریاست کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تو ایسے ملک دشمن عناصر سے بچنے کے لیے ایک اسلامی ریاست کو چاہیے کہ ان لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے رقم خرچ کریں تاکہ وہ لوگ کسی بھی غلط سازشوں کے اثر میں آ کر ملک کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ پس ایسے لوگوں پر خرچ کی جانے والی رقم بھی زکوٰۃ کے زمرے میں آئے گی۔

4- فی الرقاب:

الرقاب سے مراد ایسے لوگ ہیں جو غلام ہوں اور ان کی گردن چھڑانے کے لیے جو رقم صرف کی جائے وہ زکوٰۃ تصور کی جائے گی۔ پس زکوٰۃ کی رقم سے غلاموں کو آزادی دلائی جا سکتی ہے۔

5- والغارمین:

غارمین وہ لوگ کہلاتے ہیں جو قرض کے بوجھ کے نیچے دبے ہوں اور رقم واپس نہ کر سکیں ان کے پاس وسائل نہ ہوں۔ زکوٰۃ کی رقم کو قرض دار کا بوجھ کم کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

6- فی سبیل اللہ:

زکوٰۃ کی رقم اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسے دعوتِ دین اور اشاعتِ علم کے لیے جو رقم خرچ کرنا۔

7- وابن السبیل:

زکوٰۃ کے حق دار لوگوں میں مسافر بھی شامل ہیں۔ سفر کی حالت میں مسافر کو کسی طرح کی امداد کی ضرورت محسوس ہو سکتی ہے اور وہ اپنے علاقے میں محتاج سمجھا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مسافر پر خرچ کی جانے

والی رقم زکواۃ کے زمرے میں آئے گی

اسلامی معاشرے میں غربت کا خاتمہ :

زکواۃ اسلامی معاشرے میں سے غربت کا خاتمہ کرتی ہے۔ زکواۃ کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں محدود رہ جانے کی بجائے گردش کرتی ہے۔ اس طرح سے امیر صرف امیر نہیں ہوتا رہتا بلکہ جو زکواۃ کی وجہ سے دولت کی منصفانہ تقسیم سے دولت امراء سے غرباء میں بٹتی ہے۔

"تاکہ دولت تمہارے دولت مندوں کے مابین ہی گردش میں نہ رہے"
(سورۃ الحشر : 7)

زکواۃ کی وجہ سے افراط زر پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے۔ اور اسی طرح سے بے روزگاری کا بھی خاتمہ ہوتا ہے۔ اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زکواۃ صرف صاحب استطاعت لوگوں پر فرض قرار دی ہے۔ اور غریبوں پر اس کا بوجھ نہیں ڈالا ہے۔ اس وجہ سے صاحب استطاعت لوگ غریبوں کو زکواۃ کی رقم دیتے ہیں تو معاشرے پر سے برائی ختم ہو جاتی ہے اور غربت کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے
اسلام نے مختلف چیزوں پر زکواۃ کا نصاب مقرر کیا ہے جیسے کہ ساڑھے سات تولے سونے پر زکواۃ، ساڑھے 52 تولے چاندی پر زکواۃ، 30 گائے پر 1 ایک سال بچھڑا اور 120 بکریوں پر ایک بکری۔

خلاصہ :

مختصراً یہ کہ زکواۃ روح کی پاکیزگی کا نام ہے زکواۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور زکواۃ کی ادائیگی سے معاشرے میں اصلاح پیدا ہوتی ہے۔ اس سے ساتھ ساتھ غربت کا خاتمہ اور دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ میں مصارف زکواۃ بیان کیے ہیں ایک مسلمان زکواۃ کے مختلف

دار لوگوں نے ان کی اولاد خرچ کر کے دیا اور آخرت دونوں میں فلاح کا سبب بنایا ہے۔

سوال نمبر 2

حضرت محمد ﷺ پوری انسانیت کے لیے کیسے بہترین نمونہ ہیں؟ واضح کریں۔

تعارف:

حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں اور آپ ﷺ تمام انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ آپ ﷺ تمام انسانیت کے لیے ایک نمونہ ہیں۔ آپ ﷺ بحیثیت باپ، شوہر، معلم، سپہ سالار اور سفارت کار سب کے لیے ایک عظیم ہستی تھے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان کے لیے نرم ہو، اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔"

(سورۃ آل عمران: 159)

حضرت محمد ﷺ بحیثیت شوہر:

آپ ﷺ ازواج مطہرات میں مساوات کا رویہ قائم رکھتے تھے۔ آپ ﷺ ان کو سالانہ 80 وسق کھجور اور 20 وسق جو دیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر ایک بیوی کے لیے ایک ناقہ شیر دار (دودھ دینے والی اونٹنی) مقرر کر رکھی تھی۔ آپ ﷺ ازواج مطہرات کی دل داری کا بہت خیال کرتے۔ آپ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ گھر میں داخل ہوتے تو سلام کرتے اور رات کے وقت جب گھر میں داخل ہوتے تو آہستگی سے سلام کرتے کہ اگر بیوی جاگ رہی ہو تو سن لے اور اگر سو رہی

کو اسکی نیند میں خلل نہ آئے۔ بالکل اسی طرح آپؐ نے ازواج مطہرات کو ہدایت بھی کی تھی کہ انکا معاملہ آپکے ساتھ ایسا ہی ہو جیسا کہ ...

2- حضرت محمدؐ بحیثیت معلم:

آپؐ ایک معلم تھے۔ آپؐ کا انداز گفتگو انتہائی شائستہ اور دل میں اتر جانے والا ہوتا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

انما بعثت معلما

میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں

نبی پاکؐ کا کردار ایک مثالی کردار تھا جو کہ معلموں کے لیے ایک نمونہ تھا۔ اسی طرح سے نبی پاکؐ شفقت اور محبت کے پیکر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

(سورۃ الانبیاء : 07)

آپؐ نے مسلمانوں کو نیکی کا کام کرنے اور برائی سے اجتناب کا حکم دیا۔ جیسے کہ آپؐ نے چغل خور کے بارے میں فرمایا ہے:

"چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

اسکے علاوہ نبی پاکؐ نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ ذمہ داری کو کس طرح سے خوش اسلوبی کے ساتھ نبھایا جاسکتا ہے۔ آپؐ نے قوم کے حاکم کو قوم کا خادم کہا ہے۔

"سید القوم خادمھم"

قوم کا سردار گویا قوم کا خادم ہوتا ہے۔

3- حضرت محمدؐ بحیثیت سفارت کار:

آپؐ ایک سفارت کار کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ آپؐ نے ایک بہترین سفارت کاری کے اصول مرتب کر کے ایک مثال قائم کر دی۔ نبی پاکؐ

نے اپنے سفارتی وفود کو مختلف ممالک میں
بھیجا۔ بادشاہوں کے پاس بھیجا جیسے کہ حضرت دحیہ
کلبیؓ کو روم کے بادشاہ کے پاس بھیجا۔ حضرت عبداللہ
کو ایران کے بادشاہ کے پاس بھیجا اور حضرت عمروؓ بن
امیہ ضمریؓ کو حبشہ کے بادشاہ کے پاس بھیجا۔ آپؐ کی
سفارت کاری کے معاملہ میں دعوت و تبلیغ
دفاع ریاست، امن عامہ، معاہدات کا احترام
دعوت رسالت اور بین الاقوامی اصولوں کی
پاسداری شامل ہے۔ آپؐ کی سفارت کاری کے
اصولوں میں سفیروں کا تحفظ مضبوط تھا۔
ایک دفعہ مسیلمہ کذاب کے دو قاصد آپؐ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے ان سے فرمایا:

"کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ
اللہ کا رسول میں ہوں؟"

انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب
(نعوذ باللہ) ہمارا رسول ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اگر میں کسی قاصد کو قتل کرنے والا
ہوتا تو تمہیں قتل کر دیتا۔"

-6